لِلۡفُقَرَآءِ الَّذِيۡنَ اُحۡصِرُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ لَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ ضَرۡبًا فِى الۡاَرۡضِ

([یہ صدقات] ایسے محتاجوں کے لیے ہیں جو اللہ کے راستے میں ایسے گھیر لیے گئے کہ [وہ اپنی معاش کے لیے] زمین میں چل پھر بھی نہیں سکتے)

لِلۡفُقَرَآءِ: فقراء کے لیے - یہاں مبتدا (صدقاتکم) محذوف ہے۔ یعنی تمہارے صدقات فقیروں کے لیے ہیں۔ فقراء اِن صدقات کے مستحق ہیں۔

اُحۡصِرُوۡا (ح ص ر): - تنگ ہونا، گھیر لینا، روک دینا۔

ضَرۡبًا فِى الۡاَرۡضِ: - زمین میں چلنا پھرنا، سفر کرنا۔

یہاں بتایا جا رہا ہے کہ خاص طور پر کس کو دے۔ کہا گیا کہ ایسے حاجت مندوں کو دو جو اللہ کے راستے میں گھیر لیے گئے۔ یعنی ایسے لوگ جنھوں نے اللہ کے دین کی خاطر اپنے آپ کو وقف کر دیا کہ دنیا کمانے کے لیے اُن کے پاس اتنا وقت نہ بچا۔ وہ دین کی خدمت میں اتنے مشغول ہو گئے کہ وہ دنیا کا کام، کاروبار کچھ نہیں کر سکتے۔ یہ اصحاب صفہ کی طرف اشارہ ہے۔ اُن کے پاس کھانے کے لیے بھی کچھ نہ تھا۔ وہ خود اپنی کوئی ضروریات بھی پوری نہیں کر سکتے تھے۔ وہ کاروبار کرنے کے لیے سفر بھی نہیں کر سکتے تھے۔ اُن کے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا تھا کہ وہ اپنے لیے کچھ کما سکے۔ ابو ہریرہؓ کے بارے میں آتا ہے کہ وہ بھوک کی وجہ سے بے ہوش ہو جاتے۔

آج بھی اگر ایسے لوگ ہیں جنھوں نے اپنے آپ کو دین کے لیے وقف کیا ہوا ہو خواہ وہ دین کا علم سیکھ رہے ہوں یا سکھا رہے ہوں اور وہ محتاج ہو تو ایسے لوگوں کو صدقات دینے سے زیادہ ثواب ملے گا۔ اِسی طرح جو لوگ جہاد میں مصروف ہیں، اُن پر اور اُن کے بال بچوں پر خرچ کیا جائے۔

آیت 271 میں عام فقراء کو دینے کی بات تھی اور اِس آیت میں خاص فقراء جو اللہ کے دین کے راستے میں یعنی تبلیغ یا جنگ میں ایسے مشغول ہیں کہ انکے پاس دنیا کمانے کے لیے وقت ہی نہ ہو۔

يَحۡسَبُهُمُ الۡجَاهِلُ اَغۡنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ

(ناواقف شخص اُن کے سوال نہ کرنے کی وجہ سے انھیں مالدار خیال کرتا ہے)

التَّعَفُّف (ع ف ف): - خوددار ہونا، ناپسندیدہ چیزوں سے خود کو روکنا، جھجکنا (یعنی حیا اور جھجک کی وجہ سے کسی سے کچھ نہ مانگنا)، قناعت کرنے، پاکدامنی

جو لوگ اپنے آپکو دین کے لیے وقف کرتے ہیں اور خالصتًا اللہ کی رضا کے لیے دین کا کام کرتے ہیں وہ کسی فقیر کی طرح لوگوں سے مانگتے نہیں پھرتے۔ ایسے لوگوں پر خرچ کرنا بہترین خرچ کرنا ہے۔ بظاہر وہ ضرورت مند نظر نہیں آتے۔ ایسے لوگ مسکین میں آتے ہیں۔

بخاری: - نبیؐ نے فرمایا "مسکین وہ نہیں ہے جو لوگوں کا چکر کاٹتا پھرتا ہے تاکہ اُسے دو ایک لقمہ یا دو ایک کھجور مل جائیں۔ بلکہ اصلی مسکین وہ ہے جس کے پاس اِتنا مال نہیں جو اُسکی ضرورت پوری کر دے۔ اور نہ اُسکے بارے میں یہ خیال کیا جاتا ہو کہ یہ غریب ہے تاکہ اس پر صدقہ کیا جائے۔ اور نہ وہ لوگوں سے کچھ مانگے"۔

ایسے لوگوں کو ڈھونڈنے کی ضرورت ہے جو واقعی محتاج ہیں اور خود ہو کر نہیں مانگتے۔ بعض اوقات کچھ مالدار لوگوں پر بھی ایسی صورتحال آتی ہے کہ اُن کا اِتنا نقصان ہو جاتا ہے کہ دو وقت سیر ہو کر کھانے کے لیے بھی کچھ نہیں ہوتا۔ ایسے لوگوں کے قیمتی لباس یا دوسری قیمتی چیزیں جو انھوں نے پہلے خریدی تھی اُسے دیکھکر لوگ انھیں مالدار سمجھتے ہیں۔

تَعۡرِفُهُمۡ بِسِيۡمٰهُمۡ

(تم انھیں اُن کے چہروں سے پہچان لوگے [کہ وہ حاجت مند ہیں])

بِسِيۡمٰهُمۡ (س و م): - نشانی، چہرہ، علامت

تم اُن کو انکی علامتوں سے پہچان لوگے۔ تم اُن کے بارے میں قیاس (calculate) کر سکتے ہو۔ اُن کے نہ بتانے کے باوجود بھی تمہیں اُن کے بارے میں کہیں نہ کہیں ضرور اشارہ (clue) مل جائیگا کہ وہ ضرورت مند ہیں۔ کبھی بھوک کے اثرات اور کبھی انکی باتوں سے پہچان لوگے یا انکے چہروں سے پتہ چلے گا۔ یہ نشانی سب کو نظر نہیں آتی۔ یہ صرف انھیں نظر آتی ہیں جو حکمت والے ہیں۔ جن کی نظر گہری ہوتی ہے وہ بالکل پہچان جاتا ہے کہ کون ضرورتمند ہیں۔

لَا يَسۡـئَلُوۡنَ النَّاسَ اِلۡحَافًا

(وہ لوگوں سے چمٹ کر سوال نہیں کرتے)

اِلۡحَافًا (ل ح ف): - کسی پر چھا جانا۔ لپٹنا
لحَافًا ← کسی چیز کو کپڑے سے ڈھکنا۔

یہ لوگ لپٹ لپٹ کر کسی کے پیچھے پڑ کر نہیں مانگتے کہ کوئی انھیں زبردستی کچھ نہ کچھ دے دے۔ کیونکہ کچھ مانگنے والے فقیر ایسے ہوتے ہیں جو کسی سے کچھ لیے بغیر انھیں نہیں چھوڑتے۔ وہ لوگوں سے چمٹ جاتے ہیں۔ بار بار پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ لیکن یہ مسکین ایسے فقیروں کی طرح نہیں ہوتے۔

بخاری: - نبیؐ نے فرمایا "مسکین وہ نہیں جسے ایک یا دو کھجور، ایک یا دو لقمے در بدر لیے پھریں، بلکہ مسکین وہ ہے جو مانگنے سے بچتا ہے اور اگر تم (دلیل) چاہو تو اس آیت کو پڑھ لو لَا يَسۡـئَلُوۡنَ النَّاسَ اِلۡحَافًا (وہ لوگوں سے چمٹ کر نہیں مانگتے)"۔

اِس آیت میں کسی سے نہ مانگنے کی فضیلت معلوم ہوئی اور اِسکے بارے میں کئی احادیث بھی ہیں:

بخاری: - نبیؐ نے فرمایا "جو شخص کسی سے مانگنے سے بچے، اللہ بھی اُسے بچائے گا اور جو کوئی (دنیا سے) بے نیازی برتتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے بے نیاز بنا دیتا ہے۔ اور جو کوئی کوشش سے صبر کرے گا، اللہ اُسے صبر دے گا۔ اور صبر سے بہتر اور کشادہ تر کسی کو کوئی نعمت نہیں ملی"۔

بخاری: - نبیؐ نے فرمایا "اگر کوئی شخص لکڑیوں کا گٹھا اپنی پیٹھ پر (بیچنے کے لیے) لاد کر لائے تو یہ اُس سے بہتر ہے کہ وہ کسی کے سامنے ہاتھ پھیلائے۔ پھر خواہ وہ اُسے دے یا نہ دے"۔

بخاری: - نبیؐ نے فرمایا "مانگنے والا جو ہمیشہ لوگوں سے مانگتا رہتا ہے قیامت کے دن اِس حال میں آئیگا کہ اُس کے منہ پر گوشت کی ایک بوٹی بھی نہ ہوگی"۔

بخاری: - عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسولؐ لوگوں کو منبر پر صدقہ اور دوسروں سے نہ مانگنے کے لیے خطبہ دے رہے تھے۔ نبیؐ نے فرمایا "اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اوپر والے ہاتھ سے مراد خرچ کرنے والا ہے اور نیچے والا ہاتھ مانگنے والا ہاتھ ہے"۔

مسلم: - نبیؐ نے فرمایا "جو شخص اپنا مال بڑھانے کے لیے لوگوں سے سوال کرتا ہے وہ آگ کے انگارے مانگ رہا ہے۔ اب چاہے تو وہ کم (اکھٹا) کرے یا زیادہ (اکھٹا) کر لے"۔

ابوداؤد: - رسولؐ نے فرمایا "کون ہے جو مجھے اِس بات کی ضمانت دے کہ وہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہیں کریگا تو میں اُس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں"۔ ثوبانؓ نے کہا "میں (اس بات کی ضمانت دیتا ہوں)"۔ چنانچہ اِس کے بعد انھوں نے کبھی کسی سے کوئی چیز نہیں مانگی۔

بخاری: - حکیم بن حزام نے بیان کیا: میں نے رسولؐ سے کچھ مانگا تو آپ نے مجھ کو دیا پھر مانگا پھر آپ نے دیا پھر فرمایا "اے حکیم! یہ دنیا کا مال دیکھنے میں خوشنما اور مزے میں میٹھا ہے۔ لیکن جو اِسے سیر چشمی (without greed) سے لے اُس کو تو برکت ہوگی اور جو جان لڑا کر حرص کے ساتھ لے اُس میں برکت نہیں ہوتی۔ اِسکی مثال ایسی ہے جو کھاتا ہے مگر سیر نہیں ہوتا اور اوپر والا ہاتھ (دینے والا) ہاتھ نچلے ہاتھ (لینے والے) سے بہتر ہوتا ہے"۔ حکیمؓ کہنے لگے "یا رسولؐ! اُس ذات کی قسم! جس نے آپؐ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔ میں آج کے بعد مرتے دم تک کسی سے کچھ نہ مانگوں گا"۔ (پھر حکیمؓ کا یہ حال رہا کہ) ابوبکرؓ آپ کو سالانہ وظیفہ دینے کے لیے بلاتے تھے تو وہ لینے سے انکار کر دیتے۔ عمرؓ نے بھی اپنے دورِ خلافت میں انھیں وظیفہ دینے کے لیے بلایا تو انھوں نے انکار کر دیا۔ عمرؓ (حاضرین سے) کہنے لگے "مسلمانو! تم گواہ رہنا۔ میں حکیم کو اُس کا حق جو غنائم کے مال میں اللہ نے رکھا ہے دیتا ہوں، وہ نہیں لیتا۔" غرض حکیمؓ نے نبیؐ کے بعد پھر کسی شخص سے کوئی چیز قبول نہیں کی۔ (اپنا وظیفہ بھی بیت المال میں نہ لیا) یہاں تک کہ اُن کی وفات ہوگئی۔ اللہ اُن پر رحم کرے۔

مسلم: - عوفؓ بن مالک اشجعی کہتے ہیں کہ ہم سات آٹھ آدمی رسولؐ کے پاس تھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ "اللہ کی عبادت کرو۔ اُسکے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ پانچ نمازیں ادا کرو اور اللہ کی فرمانبرداری کرو" اور ایک بات چپکے سے کہی کہ "لوگوں سے کچھ نہ مانگنا"۔ پھر میں نے اُن میں بعض لوگوں کو دیکھا کہ اگر اونٹ سے اُن کا کوڑا گر پڑتا تو کسی سے نہیں کہتے کہ وہ اٹھا کر اُس کے ہاتھ میں دے دے۔

سوال کرنا کیسے لوگوں کے لیے جائز ہے: -

مسلم: - قبیصہ بن مخارق ہلالی کہتے ہیں کہ میں ایک شخص کے قرضے کا ضامن ہو گیا۔ پھر رسولؐ کے پاس آیا اور اس بارے میں سوال کیا۔ آپؐ نے فرمایا "یہاں ٹھہرو یہاں تک کہ ہمارے پاس صدقہ آجائے تو ہم تمہیں اِس میں سے دیں"۔ پھر فرمایا "اے قبیصہ! تین قسم کے شخصوں کے علاوہ کسی کو سوال کرنا جائز نہیں۔ ایک وہ جو ضامن ہو اور ضمانت اُس پر پڑ جائے جس کا وہ اہل نہ ہو۔ وہ اپنی ضمانت کی حد تک مانگ سکتا ہے۔ پھر رُک جائے۔ دوسرے وہ جسے ایسی آفت پہنچے کہ اُس کا سارا مال تباہ کر دے۔ اُس کے لیے بھی مانگنا درست ہے یہاں تک کہ وہ اتنا سرمایہ پا جائے کہ گزارہ کر سکے۔ تیسرے وہ شخص ہے جو فاقے سے ہو اور اُس کی قوم کے تین عقلمند آدمی کہنے لگیں کہ فلاں کو فاقہ ہو رہا ہے۔ اُس کے لیے بھی مانگنا درست ہے یہاں تک کہ وہ اتنا مال پا جائے جس سے وہ گزارہ کر سکے۔ اِس کے بعد اُس سے باز آجائے۔ اے قبیصہ! اِن صورتوں کے علاوہ مانگنا حرام ہے، جو مانگ کر کھاتا ہے گویا وہ حرام کھا رہا ہے"۔

وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ خَيۡرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيۡمٌ

(اور تم اپنے مال میں سے جو کچھ خرچ کرتے ہو بے شک اللہ اُسے خوب جاننے والا ہے)

ایسے لوگوں کو جو کچھ تم دوگے اُس کا اللہ کو پتہ ہے کہ کیا دے رہے ہو؟ کتنا اور کیسا مال دے رہے ہو۔ کس نیت سے دے رہے ہو۔

رشتہ داروں یا جہاں لین دین کا معاملہ ہوتا ہے وہاں عمومًا انسان اچھا ہی دیتا ہے۔ لیکن جن لوگوں سے واپس ملنے والا نہیں ہوتا انھیں اچھی چیز نہیں دیتا۔ جو پھٹا پرانا یا ادنیٰ درجے کا ہوتا ہے وہ دیتا ہے۔ خاص تر دیندار طبقے کے ساتھ اِسی طرح کیا جاتا ہے۔

اِسلیے یہاں کہا جا رہا ہے کہ جو بھی تم مال میں سے خرچ کروگے اس کا اللہ کو علم ہے اس لیے سوچ سمجھکر اُن پر خرچ کرنا۔